افتتاح کلام

آج ایک ایسا دور آچکا ہے جس میں نفسا نفسی اور خاندانی و معاشرتی مشکلات نے انسانوں کو اللہ کی مقدس کتاب قرآن کریم سے اس قدر دور کر دیا ہے کہ "قرآن کریم" کا انسان ساز کردار اب بھلایا جا رہا ہے۔ ہمارے معاشرے میں سینکڑوں موضوعات پر ہزاروں رسائل و جرائد اور کتب نظر آئیں گی لیکن قرآن کریم کے بارے میں خاموشی، بے حسی، بے توجہی اور غفلت کی انتہا بھی ساتھ ہو گی۔ یہ سب جانتے ہیں کہ کتاب الٰہی مردہ دلوں کے احیاء کا ذریعہ بن سکتی ہے اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ خالق انسان نے ہی انسان کی فلاح و سعادت کیلئے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ کسی مسلمان ہی کیلئے نہیں بلکہ ہر انسان کیلئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اس بات سے بھی سبھی اتفاق کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی کے معنوی پہلو مادی پہلوؤں پر ترجیح رکھتے ہیں اور اسکی معنوی زندگی کا اطمینان ہی مادی زندگی کو پر سکون کر سکتا ہے اور حیات معنوی کا سکون اور اطمینان قلبی، قرآن کریم سے منسلک اور اسکی حیات بخش تعلیمات سے بہرہ مند ہوئے بغیر ممکن نہیں.... !لیکن باوجود ان سب باتوں کے عملی طور پر مسلمان ان باتوں سے کوسوں دور نظر آتا ہے۔ قرآن فہمی کیلئے جدو جہد ہر ذی شعور انسان کا عقلی فریضہ ہے کیونکہ جیسے جیسے انسان قرآن کریم پر غور کرتا جاتا ہے اس پر فہم کے زاویے اور ادراک کے دریچے کھلتے جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں محسوس کرتا جاتا ہے لہذا قرآن کے فہم کیلئے تراجم پر غور و فکر کے ساتھ ساتھ تفاسیر کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے علمائے کرام اور مفسرین عظام نے قرآنی مفاہیم کی دریافت کیلئے سالہا سال زحمت کی اور نکتے جمع کر کے عالم اسلام کے سامنے پیش کیے ہیں تاریخ اسلام میں مختلف زبانوں میں اب تک ہزاروں تفاسیر لکھی جا چکی ہیں لیکن تعجب کی بات تو یہ ہے کہ اب بھی جب قرآن کریم پر غور کیا جاتا ہے تو نئے نکتے اور نئی باتیں سامنے آتی ہیں۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں

بَحرٌ لایُدرَكُ قَعرُہٗ

قرآن ایسا بحر بے کراں ہے جسکی گہرائی کا ادراک نہیں ہو سکتا۔

انسان جس طرح کے ماحول میں ہو گا قرآن اسی کے مطابق اس سے گفتگو کرتا ہے۔ قرآن کلام الٰہی ہونے کے

ناطے ایک زندہ کتاب ہے اور زندہ چیز کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ انسان سے ھمکلام ہو سکے اگر انسان اپنی اصلاح اور مشکلات کے حل کے لئے قرآن سے رجوع کرے تو قرآن انسان سے بولتا ہے اسکی آیات انسان سے ہمکلام ہوتی ہیں اور اسکی راہنمائی کرتی ہیں۔ اسے بتاتی ہیں کہ وہ کیا کرے اور کیسے کرے۔ ایسی کتاب ہدایت کے موجود ہونے کے باوجود اگر انسان ہدایت نہ پا سکے تو اسے اپنے آپ پر غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اس نے غلطی کہاں پر کی ہے۔

قارئین کرام!

المیزان کا شمارہ ۱۰ اور ۱۱ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ گذشتہ شمارہ میں یہ بات آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس کی طباعت میں ادارہ کیسی کیسی مشکلات سے گذرتا ہے لہذا اگر اس میں آپ کو کسی طرح کی کوئی خامی نظر آئے تو ادارے کو ضرور مطلع فرمایئے تاکہ آئندہ شماروں کی اصلاح ہو سکے کیونکہ غلطیاں انسان ہی سے ہوتی ہیں۔ موجودہ شمارہ میں آپ مختلف و متنوع موضوعات پر عالم اسلام اور پاکستان کے جید علمائے کرام اور صاحبان قلم کے آثار کا مطالعہ فرمائیں گے۔ اگر کسی موضوع پر آپ کی رائے مختلف ہو تو آپ بھی کھل کر اپنی رائے کا اظہار فرما سکتے ہیں ادارہ آپ کی تعمیری آراء کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔

ہم ایسے تمام قارئین کو خیر مقدم کہیں گے جو المیزان کیلئے لکھنے کی زحمت فرمائیں۔ اگر ان کی تحریر مجلس مشاورت کے معیار پر پورا اترے تو وہ المیزان کے صفحات کو حاضر پائیں گے۔

والسلام علیکم

محمد امین شہیدی